OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u4.42-52

چہرے کے بال نکلوانے اور بھنویں بنوانے کا شرعی حکم لعن اللہ النامصة والمتنمصة کی روشنی میں، تحقیقی جائزہ

Shari’ah ruling on removing facial hair and making Eyebrows in the light of Laein Allah Al-Namisa Wal-Mutanamisa, Research Revie

Salma Rauf
Research Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, University of Karachi.

Dr. Muhammad Mehrban Barvi
Faculty Member Sheikh Zayed Islamic Centre, University of Karachi.

Received on: 04-10-2021 Accepted on: 05-11-2021

Abstract

This research paper discusses the subject of eyebrow making and its Shariah rules. The topic was chosen because this fashion is becoming very popular among the people nowadays. And in this matter, there has been a dispute among the Shari’ah scholars in every era from different perspectives. The study sought to uncover the truth and seek the view and opinions of scholars. First of all, it is better to avoid these things, but if it is impossible to avoid them, then at least avoid the ways that are forbidden by Islamic law and which cause the destruction of society. This research discusses the authentic hadiths about “Nams”, the literal and figurative meanings of “Naamisa” and “Mutanamisa”, the reasons for raising eyebrows in the modern age and their modern method. The approaches of previous and present scholars were presented and discussed. In the end, the gist and summary of all these things is given.

Keywords: Naamisa, Mutanamisa, Threading, Tweezing, Eyebrow.

تمہید

اگر ہم دنیا کی تخلیق پر غور کریں تو اللہ نے ہر چیز کو ایک مخصوص انداز میں بہت خوبصورت پیدا فرمایا ہے، ان تمام چیزوں میں اللہ تعالی کی سب سے خوبصورت تخلیق انسان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی خود قرآن مجید میں فرماتا ہے: " **لقد خلقنا الإنسان في أحسن تقويمٍ** "(1) ترجمہ: کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت قوامت میں پیدا فرمایا ہے۔ انسان کے خوبصورتی میں چہرہ کو نمایاں مقام حاصل ہے، انسان کا خود کو خوبصورت دیکھنا اس کا فطرتی حق ہے، اور وہ زیب وزینت سے محبت کرتا ہے، مزید برآں کہ اللہ تعالی اسے اس زیب وزینت کو برقرار رکھنے کا حکم بھی دیتا ہے، اس خوبصورتی میں بھنوؤں کا بہت بڑا کردار ہے، یہی وجہ ہے کہ عصر حاضر کی خواتین اس مقصد کے حصول کے لئے طرح طرح کے جدید طریقے اختیار کرتی نظر آتی ہیں، اور شریعت اسلامیہ عورت کی نسوانیت کی کمزوری کو دیکھتے ہوئے زیب وزینت سے منع نہیں کرتی، اللہ فرماتا ہے: قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده والطيبٰت من الرزقۚ قل هي للذين ءامنوا في ٱلحيوٰة ٱلدنيا خالصة يوم ٱلقيٰمةۗ كذٰلك نفصل ٱلأيٰت لقوم يعلمون (2)

ترجمہ: کہہ دو اللہ کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے اور کس نے کھانے کی ستھری چیزیں (حرام کیں)، کہہ دو دنیا کی زندگی میں یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لیے ہیں قیامت کے دن خالص انہیں کے لیے ہو جائیں گی، اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت نے صنف نازک کو سونے کے زیورات اور ریشم پہننے کی اجازت دی جس کی مرد کو اجازت نہیں دی، الأصل في الأشياء الإباحة کے پیش نظر عورت کیلئے تمام زیب وزینت کا سامان جائز ہے جب تک مانع نہ ہو، جن میں ہر قسم کا جائز لباس، زیورات، فطرت کی سنتیں، جن میں دانتوں کی صفائی، بغلوں اور ناف کے نیچے کے بالوں کی صفائی، ناخن تراشنا شامل ہیں، زینت ممنوعہ میں نمص، مردوں اور کفار کے ساتھ مشابہت سر فہرست ہے، جائز زینت عدم تبرج وعدم اسراف کے ضابطہ کے ساتھ مقید ہے۔ ممنوعہ زینت میں النمص (چہرے کے بال نکالنا) ہر زمانے میں مابین الفقہاء مختلف اعتبارات سے محل نزاع رہا ہے، ہم اس تحقیق میں حقیقت سے پردہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

چہرہ سے بال اکھاڑنے والیوں کے بارے میں وعید:

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں:

"لعن عبد الله الواشمات، والمتنمصات، والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله. فقالت أم يعقوب ما هذا قال عبد الله وما لي لا ألعن من لعن رسول الله، وفي كتاب الله."(3)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود سے موقوفاً روایت ہے فرماتے ہیں: گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر، بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے اور وہ کتاب اللہ میں بھی موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں:

«لعنت الواصلة، والمستوصلة، والنامصة، والمتنمصة، والواشمة، والمستوشمة، من غير داءٍ» (4)

ترجمہ: کہ لعنت کی گئی ہے اس عورت پر جو بال جوڑے اور جڑوائے، جو چہرے کے بال اکھیڑے اور اکھڑوائے اور جو جسم گودے یا گدوائے بغیر کسی بیماری کے۔

نمص کے لغوی معنی:

النمص مصدر ہے نمص ینمص کا جو کہ باب نصر ینصر کے وزن پر ہے، جس کا معنی بال اکھاڑنا ہے، بال اکھاڑنے والی عورت کو نامصہ کہتے ہیں جو کہ اسم فاعل کے وزن پر ہے، اور بال اکھاڑنے کی فرمائش کرنی والی عورت کو متنمصہ کہا جاتا ہے، جو کہ باب تفعل کا اسم فاعل ہے (5)، ابن الاثیر فرماتے ہیں بعض روایتوں میں المنتمصہ یعنی ن کو ت پر مقدم کیا گیا ہے (6)۔ اس لغوی تعریف سے واضح ہے کہ نامصہ وہ پیشہ ور عورت ہے جو یہ کام سرانجام دیتی ہے، اور متنمصہ وہ عورت جو ان پشہ ور عورت کو بال اکھاڑنے کا حکم دیتی ہے، لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورت خود

اپنے چہرے کے بال اکھاڑ رہی ہو، ایسی صورت میں وہ نامصہ ہو گی۔

نمص کی اصطلاحی تعریف:

نمص، نامصہ اور متنمصہ کے اصطلاحی معنی میں فقہاء نے مختلف معانی بیان کیے ہیں، جن میں علامہ ابن نجیم حنفی کہتے ہیں: نامصة وہ ہیں جو اپنے ابروں کے بالوں کو خوبصورت بنانے کے لئے اسے کم کرتی ہیں اور متنمصة وہ عورتیں ہیں جو انہیں خوبصورت بنانے کا حکم دیتی ہیں۔(7) جبکہ علامہ ماوردی شافعی ان کی تعریف یوں کرتے ہیں: کہ **نامصة** اور **متنمصة** وہ ہیں جو ابرو اور پیشانی کے بال کھینچتی یا پھر ہٹاتی ہیں۔(8) فقہ مالکی کی مشہور و معتبر کتاب "الذخيرة للقرافي" میں ہے: **نامصة** وہ ہیں جو بالوں کو چہرے سے نوچتی ہیں جبکہ **متنمصة** وہ ہیں جو یہ کراتی ہیں۔(9)، فقہ حنبلی کے مشہور فقہیہ عبداللہ بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل سے نامصة اور متنمصة کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بالوں کو کھینچ کر یا نوچ کر نکالتی ہیں اور انھوں نے اپنے جواب میں اس بات کی وضاحت کی کے مونڈنا اس میں داخل نہیں(10) فقہ حنبلی کے علامہ مقدسی کہتے ہیں: **نامصة** : جو کہ بالوں کو چہرے سے کھینچ کر یا نوچ کے نکالتی ہیں۔ **متنمصة:** (اسم مفعول) جس کے بال اکھاڑے جاتے ہوں۔(11)

جملہ تعریفات کا خلاصہ یہ ہے بعض فقہاء نمص کو بھنوؤں کے ساتھ خاص کرتے نظر آتے ہیں جیسا کہ علامہ ابن نجیم اور علامہ ماوردی کی تعریف سے عیاں ہے، بعض دیگر فقہاء اسے پورے چہرے سے بال نکالنے پر محمول کرتے ہیں جیسا کہ علامہ قرافی اور مقدسی کی عبارت سے واضح ہے، ان تعریفات میں ایک اور فرق بھی اشارۃ معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقہاء کے ہاں نمص کا اطلاق چہرہ سے بال صرف ہٹانے پر ہے، خواہ وہ اکھاڑ کر ہٹائے جائیں یا مونڈ کر، بعض کے ہاں صرف اکھاڑنے پر ہے، مونڈنا نمص میں شامل نہیں جیسا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عبارت سے واضح ہے، میرے خیال میں علامہ قرافی کی تعریف عام اور شامل ہے، یعنی اس سے مراد چہرے سے بال اکھاڑنا ہے خواہ وہ پیشانی سے ہوں یا بھنوؤں سے یا کسی اور حصہ سے۔ جبکہ امام أبو داود نمص کو صرف بھنوؤں پر محمول کرتے ہیں، اپنی سنن میں حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"التي تنقش الحاجب حتى ترقه، والمتنمصة: المعمول بها."(12)

ترجمہ: نامصہ وہ عورت ہے جو بھنوؤں کو بنا کر باریک کر دیتی ہے، اور متنصہ اسے حکم دینے والی عورت ہے۔

عصر حاضر میں چہرے سے بال نکالنے کے طریقے:

یہ فیشن مندرجہ ذیل طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔

تھرڈنگ: یہ ایسا طریقہ ہے جس میں چہرے کے اضافی بالوں کو کسی دھاگے کی مدد سے اکھاڑے جاتے ہیں(13)

ٹوئیزنگ: اس طریقے میں چہرے کے اضافی بالوں کو چمٹی کی مدد سے نوچ کر نکالے جاتے ہیں(14)

ویکسنگ: اس طریقے میں ویکس کا استعمال کر کے چہرے کے غیر ضروری بالوں کو اکھاڑا جاتا ہے اس میں دو قسم کے ویکس استعمال ہوتے ہیں

کولڈ ویکس اور ہوٹ ویکس۔ (15)

لیزر لایٹ: لیزر لائیٹ کے ذریعے سے غیر ضروری بالوں کو ہٹانا یہ طریقہ سب سے مہنگا طریقہ ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سارے قدیم اور روایتی طریقے ہیں اس لیے انہیں بیان کرنا محض طوالت ہے۔ تھرڈنگ اور ٹویزنگ کے ذریعے بھنویں بنانے سے چہرے کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات سوجن بھی ہو جاتی ہے جو کہ چہرے کے لیے نقصان دہ ہے اور اس طریقے سے بھنویں بنانا باعث ضرر ہے۔

بھنویں بنانے کے وجوہات:

اس فیشن کو اختیار کرنے کی چند وجوہات درج ذیل ہیں:

- مردوں اور خنثی کی مشابہت سے بچنے کیلیۓ۔
- اپنے شوہروں کو اپنی طرف مائل کرنے اور دوسروں کی طرف متوجہ ہونے سے روکنے کے لئے
- شادی میں حائل رکاوٹ دور کرنے کیلیۓ
- خوبصورت نظر آنے کی غرض سے
- دوسروں کی نظر میں اپنے آپ کو ماڈرن دیکھانے کی غرض سے

ان میں شروع کی تین وجوہات تو واضح طور پر سمجھ میں آتی ہیں جس پر اخذ ورد اور بحث ومباحثہ کی ضرورت محسوس کی جاسکتی ہے بر خلاف آخری 2 کے، لیکن ہم ان تمام وجوہات پر مفصل بات کریں گے۔

نمص کے جواز اور عدم جواز پر فقہاء کرام کی رائے:

علامہ طحطاوی مصری فرماتے ہیں:

"لا بأس بأن يأخذ شعر الحاجبين وشعر وجهه ما لم يتشبه بالمخنثين ومثله في الينابيع والمضمرات والمراد ما يكون مشوها لخبر لعن الله النامصة"(16)

ترجمہ: ان کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ بھنویں اور چہرے کے بال اکھاڑے بشرط یہ کہ مخنثین (خواجہ سرا) سے مشابہت نہ ہو جیسا کہ کتاب ینابیع اور مضمرات میں ہے۔

اسی طرح فتاویہ ہندیہ میں امام ابو یوسف سے مذکور ہے۔ (17)

اس سے واضح ہے کہ عورت کیلیۓ بھنویں بنانا اور چہرے کے بال اکھاڑنا جائز ہے الا یہ کہ مخنثین سے مشابہت ہو، علامہ ابن عابدین نے بڑی تفصیل سے نمص کا معنی بیان فرما کر اس پر حکم صادر فرمایا ہے، لکھتے ہیں:

"النمص: نتف الشعر ومنه المنماص المنقاش اهـ ولعله محمول على ما إذا فعلته لتتزين للأجانب، وإلا فلو كان في وجهها شعر

ينفر زوجها عنها بسببه، ففي تحريم إزالته بعد، لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين، إلا أن يحمل على ما لا ضرورة إليه لما في نتفه بالمنماص من الإيذاء. وفي تبيين المحارم إزالة الشعر من الوجه حرام إلا إذا نبت للمرأة لحية أو شوارب فلا تحرم إزالته بل تستحب اهـ"(18)

ترجمہ: "نمص کے معنی ہے بالوں کو اکھاڑنا اور اسی لفظ سے منماص اور منقاش مشتق ہیں شاید یہ ایسی عورت پر محمول ہے جو چہرے کے بال غیر محرم کے لئے اکھاڑتی ہے۔ اگر کسی عورت کا شوہر اس کے چہرے کے بالوں کی وجہ سے اس سے نفرت کرتا ہو تو اس کی حرمت نہیں ہو گی، کیونکہ زیب وزینت عورتوں کے لئے مطلوب ہے۔ اس کے علاوہ حرمت کی حدیث اس عورت پر محمول ہے جو بغیر کسی وجہ کے بال اکھاڑتی ہے اور اسے تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ہاں اگر عورت کی مونچھیں یا داڑھی نکل آئے تو ایسے بالوں کو نکالنا ممنوع نہیں بلکہ مستحب کام ہو گا۔

"**علامہ ابن عابدین مزید فرماتے ہیں:** "وفي التتارخانية عن المضمرات: ولا بأس بأخذ الحاجبين وشعر وجهه ما لم يشبه المخنث اهـ ومثله في المجتبى تأمل"۔(19)

ترجمہ: "تتار خانیہ نے مضمرات سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ چہرے سے بال نکالنے اور بھنویں بنانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ خنثی (خواجہ سرا) سے مشابہت ہو اور اسی طرح مجتبی میں بھی ہے"۔

اس قول میں لفظ "نمص" کو چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر محمول کیا گیا، اور آگے کہا گیا ہے کہ اگر اس حدیث کو محمول کیا جائے ایسی عورتوں پر جو کہ غیر محرم کہ لئے یہ کرتی ہوں تو اس صورت میں شادی شدہ خواتین کو اپنے شوہروں کے لئے ایسا کرنا جائز ہے جیسے کہ بعض مالکیوں کا اور بعض احناف کا موقف ہے لیکن احناف کے موقف کے مطابق یہ بھی اس صورت جائز ہے جب ان کہ شوہر ان بالوں کی وجہ سے ان سے نفرت کرتے ہوں اگر کسی کہ شوہر کو ان بالوں سے غرض نہ ہو تو ان کے لئے بنانا جائز نہیں، لیکن اگر اس حدیث کو محمول کیا جائے بلا ضرورت اذیت پہنچانے والے طریقے پر تو اس کا مطلب ہے کہ اگر ضرورت کی بناء پر اکھاڑے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر داڑھی، مونچھ یا خنثی سے مشابہت ہو تو اس کو ہٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام عدوی مالکی فرماتے ہیں:

"والنهي محمول على المرأة المنهية عن استعمال ما هو زينة لها كالمتوفى عنها والمفقود زوجها فلا ينافي ما ورد عن عائشة من جواز إزالة الشعر من الحاجب والوجه"(20)

ترجمہ: کہ یہ وعید ان خواتین کے لئے جن خواتین کے لئے زیب وزینت کو منع فرمایا گیا ہے مثال کے طور پر جن کے شوہر مر گئے ہوں یا پھر گم ہو گئے ہوں۔ اس کی دلیل میں امام عدوی حضرت عائشہ کا قول پیش کرتے ہیں۔ جس میں انھوں نے ایک عورت کو بال اکھاڑنے کی اجازت دی۔

اگر ہم فقہ حنبلی کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ نمص کو انہوں بال اکھاڑنے پر محمول کیا ہے نہ کہ مونڈ پر، جب امام احمد بن حنبل سے ایسی عورتوں کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی پیشانی کے بالوں کو تراشتی ہیں یا ہلکا کرتی ہیں **تو آپ نے فرمایا:**:

"أكره النتف، والحلق ليس به بأس."(21)

ترجمہ: بالوں کو کھینچ کر نکالنے میں کراہت ہے جبکہ مونڈنے میں کوئی حرج نہیں۔

ایک اور مقام پر امام احمد بن حنبل سے النامصة والمتنمصة کے بارے میں پوچھا گیا اس موقعہ پر آپ نے فرمایا یہ وہ ہیں جو بالوں کو اکھاڑتی ہیں نہ کہ مونڈتی ہو۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ بال اکھڑوانے کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس پر انھوں نے فرمایا۔ بال اکھڑنا تبدیلی کے مترادف ہے جبکہ مونڈنے میں رخصت ہے۔(22)

اسی طرح کے معنی حنبلیوں کی ایک اور کتاب "المغنی لابن قدامۃ" میں مذکور ہے کہ "بالوں کو نوچنا اس حدیث کی روشنی میں جائز نہیں لیکن بالوں کو مونڈنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ حدیث بالوں کو نوچنے والوں کے بارے میں وارد ہوئی ہے"(23)

فقہاء کرام کی عبارتوں کا خلاصہ اور ان پر بحث ومباحثہ:

1) ان اقوال کو مد نظر رکھتے ہوئے احناف کے نزدیک ان خواتین کے لئے بھنویں بنانے میں کوئی حرج نہیں جن کی بھنویں اتنی زیادہ ہو کہ مخنثین سے ان کی مشابہت ہوتی ہو تو اگر وہ بھنویں بنالیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ عورتوں کی مردوں یا خنثی کے ساتھ مشابہت نہ ہونا مطلوب و مستحسن ہے، جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بعض حنفی علماء نے ایسی عورتوں کے لئے بھی اجازت دی ہیں جن کے شوہر ان بالوں کے سبب ان سے نفرت کرتے ہوں، کیونکہ شوہر کی خوشنودی حاصل کرنا لازمی اور ان کے لئے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی طرح اگر بیوی کو ڈر ہو کہ اسکا شوہر اس وجہ سے دوسرے نامحرم لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہو جائے تو انھیں گناہوں سے بچانے کہ لئے جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ قول ہے جو مختلف روایات سے مذکور ہے کتب حدیث میں، علی بن جعد نے اپنی مسند میں اپنی سند سے بیان کیا ہے:

"عن أبي إسحاق قال: دخلت امرأتي على عائشة، ... وسألتها امرأتي عن
المرأة تحف جبينها فقالت:«أميطي عنك الأذى ما استطعت"(24)

ترجمہ: ابواسحاق اپنی بیوی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی، اس نے ایک عورت کے بارے میں حضرت عائشہ کو بتایا کہ وہ اپنی پیشانی سے بال اپنے شوہر کیلئے اکھاڑتی ہیں، آپ نے فرمایا: جہاں تک تم تکلیف دہ چیز خود سے ہٹا سکتی ہیں ہٹائیں۔ اگرچہ یہ سند ضعیف ہے لیکن یہ حدیث بہت سے طرق سے ذکر ہوئی جو مل کر تقویت بخشتے ہیں، جن میں عبد الرزاق نے مصنف میں، امام محمد حسن شیبانی نے کتاب الآثار میں، ابن سعد نے طبقات کبری میں، حکیم ترمذی نے کتاب المنہیات میں اپنی سند سے روایت کی ہے۔ اسی طرح علامہ ابن حجر کے مطابق اگر شوہر اجازت دے تو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں بعض حنابلہ کا موقف ہے کہ اگر یہ فیشن فاجرہ عورتوں کے ساتھ مشہور ہو تو پھر اس کا کرنا منع ہے ورنہ تو نہی تنزیہی پر معمول ہے۔ اور بعض نے اسے زینت کا حصہ قرار دے کر شوہر کی اجازت سے جائز قرار دیا ہے۔(25)

2) اس کے علاوہ چہرے پر اگر داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو ان کا ہٹانا جائز بلکہ مستحب ہے۔

3) بلا ضرورت بھنویں بنائی جائیں یا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے انسان کو تکلیف پہنچتی ہو، ایسی حالت میں نمص حرام ہے۔

4) لیکن امام عدوی بھنویں بنانا صرف ان خواتین کے لئے حرام کہتے ہیں جن کے لئے زینت اختیار کرنا منع ہے جیسے کیسی کے شوہر کا انتقال ہو جائے یا پھر گم ہو جائے وغیرہ۔ وہ اپنی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کے اس قول کو پیش کرتے ہیں جس میں انھوں نے ایک خاتون کو اس کی اجازت دے دی تھی۔

5) مالکیوں کے نزدیک بھنویں بنانے کہ طریقہ پر بحث نہیں کی گئی، جبکہ حنبلی مذہب میں بھنویں بنانے کہ طریقہ پر بحث کی گئی کہ بال اکھاڑنا منع ہے جبکہ مونڈنے میں کوئی حرج نہیں۔ بظاہر مجھے نتیجہ میں کوئی فرق نظر نہیں آتا، کیونکہ اصل میں بال کم کرنا باعث منع ہونا چاہیے نہ کہ طریقہ، الا یہ کہ وہ تکلیف دہ ہو۔

6) اسطرح اگر بھنویں بنانا دھوکہ دہی (تدلیس) کا سبب ہو تو بھی منع ہوگا، جیسے کہ اوپر میں بیان کیا جا چکا ہے۔

بھنووں کے متعلق عصر حاضر کے علماء کی رائے اور ان کا موقف:

ڈاکٹر علی جمعہ سابق مفتی مصر:

اس میں بیان کیا گیا ہے کہ بھنووں کے بال اکھڑنا نمص میں شامل ہے۔ جبکہ چہرے کے دیگر بال نمص کے حکم میں شامل ہیں کہ نہیں اس پر عربی لغت کے ماہرین سے دو قول منقول ہیں۔ اس بناء پر چہرے کے دیگر بال اکھاڑنے کے بارے میں علماء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا یہ حرام ہے یا مباح پھر آگے لکھا ہے کہ کسی خاص کام پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید سنانا اس کام کے بڑے گناہوں میں سے ہونے کی علامت ہے۔ اسلئے غیر شادی شدہ عورت کے لئے بال اکھاڑنا یا کسی اور سے یہ کام کروانا جائز نہیں لیکن غیر شادی شدہ کو بھی اس میں اجازت دی ہے کہ اگر یہ عمل کسی علاج، یا عیب دور کرنے کے لئے یا کھڑے بالوں کو برابر کرنے کے خاطر ہو تو جائز ہے۔ اس سے ہٹ کر باقی تمام صورتوں کے لئے حرام قرار دیا گیا۔ اور لکھا ہے کہ جہاں تک شادی شدہ عورتوں کا معاملہ ہے تو جمہور فقہاء کے نزدیک شوہر کی اجازت سے بھنووں کے ان زائد بالوں کو صاف کر سکتی ہیں۔ اسلئے کہ ایسا کرنا زیب وزینت کے مفہوم میں داخل ہے، اور زیب وزینت کرنا عفت و پارسائی کے لئے مطلوب ہے، اور شریعت نے عورت کو شوہر کے لئے سنورنے کا حکم دیا ہے، اس بات کی دلیل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کہ اس قول کو پیش کیا گیا ہے جس میں انھوں نے ایک شادی شدہ عورت کو اپنے شوہر کے لئے زیب وزینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔(26)

مولانا عزیز الرحمن صاحب فرماتے ہیں: عورتوں کو پیشانی کے بال صاف کرنا جائز نہیں۔ اگر پیشانی کے بال آگے تک اگے ہوئے ہوں تو اصح قول کے اعتبار سے ان کو دور کرنا جائز ہے۔(27) ان کی رائے ان اقوال پر مبنی ہے جو علماء عام حالتوں میں منع فرماتے ہیں، البتہ اگر بال زیادہ گھنے یا مردوں یا خنثی سے مشابہت ہو تو جائز ہے۔

مولانا یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں: بھنووں کے بال بڑھ جائیں تو ان کا کٹوانا جائز ہے مگر نوچنے سے اکھیڑنا درست نہیں۔(28)
آپ کی رائے حنابلہ فقہاء کے اقوال پر مبنی نظر آتی ہے، لیکن بظاہر طریقہ کار کو جواز و عدم جواز میں دخل انداز نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا، نتیجۃً دونوں صورتیں برابر ہیں۔

مولانا رضاء الحق صاحب فرماتے ہیں: بصورت مسؤلہ بھنووں کے بال اگر حد سے زیادہ لمبے ہوں اور گھنے ہو جائیں کہ قابل نفرت معلوم ہوں تو ان کا کاٹنا اور ٹھیک کرنا جائز اور درست ہے۔ یہ ازالہ عیب کے قبیل سے ہے، ہاں بلا ضرورت کاٹنا اور باریک کرنا جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر بازاری عورتوں کا طریقہ ہے یہ جائز اور درست نہیں حدیث شریف میں اسی کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔(29)۔ یعنی مبالغہ آرائی منع ہے عام صورتوں میں جائز ہے۔

مفتی عبدالقیوم محمود نے سیر حاصل بحث کی ہے اس موضوع پر جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محض زیب و زینت اختیار کرنے کیلئے منع ہے جیسا کہ آج کل یہ ایک عام فیشن بن چکا ہے البتہ بھنووں کے بال اگر بہت بڑھ جائیں تو ان کو کتر کر یا کترواکر کسی حد تک کم کیے جاسکتے ہیں۔ چہرے کے بال اور روئیں جو پیشانی اور منہ پر ہوتے ہیں۔ ان کو اگر نوچ کر نکالے جائیں تو اس سے جسم کو بلاوجہ اذیت اور تکلیف ہوتی ہے اس لئیے نوچنا مناسب نہیں، البتہ پاوڈر وغیرہ سے صاف کرنے کی گنجائش ہے۔ بعض عورتوں کے چہرے پر داڑھی مونچھ نکل آتی ہیں، تو ان کو صاف کرنا نہ صرف جائز بلکہ افضل اور بہتر ہے، البتہ ان زائد بالوں کو بھی نوچ کر نکالنا مناسب نہیں، کسی پاؤڈر وغیرہ کے ذریعہ صاف کیا جائے تو درست ہے۔ اسطرح عورتوں کے ہونٹوں کے اوپر بال نکلے ہوں تو انہیں زائل اور صاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں دور کرنا عورت کے حق میں افضل اور مستحب ہے۔ یعنی جن صورتوں میں بالوں کا نکالنا جائز اور درست ہے۔ ان صورتوں میں ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں جسم کو کم سے کم اذیت اور تکلیف ہو۔(30)

مولانا تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں: یہ حدیث تو صحیح ہے، صحیح بخاری اور مسلم دونوں میں متعدد طرق سے مذکور ہے۔ لیکن علامہ ابن عابدینؒ نے "ردالمحتار" میں اس کو اس صورت پر محمول کیا ہے جبکہ تزین اغیار کے لئے ہو، اپنے شاہر کے لئے تزین چونکہ نصوص شرعیہ سے مستحب و مطلوب ہے، اس لئے اس پر محمول کرنے کو بعید قرار دیا ہے۔ البتہ اتنی بات پر تو عامہ فقہاء شراح حدیث متفق نظر آتے ہیں کہ اگر کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کو صاف کر لینا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(31)

مفتی رشید احمد: ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لئے چہرے کے بال صاف کرنا جائز ہے اور اگر داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا ازالہ مستحب ہے۔ نامصۃ اور متنمصہ پر لعنت کا مورد یہ ہے کہ ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھار بنائی جائے۔ جیسا کہ اللہ کی تخلیق کو تبدیل کرنے کے استدلال سے ظاہر ہوتا ہے۔ بھنویں بہت زیادہ پھیلے ہوئے ہوں تو ان کو درست کرکے عام حالت کے مطابق کرنا جائز ہے۔ غرضیکہ تزین مستحب ہے۔ اور ازالہ عیب کا استحباب نسبتاً زیادہ موکد ہے، اور تلبیس و تغییر خلق ناجائز ہے۔(32)

علامہ محمد یوسف بنوری فرماتے ہیں: اگر بھنویں بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوں اور بدنما نظر آرہی ہوں تو ان کو اس حد تک کاٹنے کی اجازت ہے کہ

وہ عام حالت کے مطابق ہو جائیں۔ لیکن زیب وزینت حاصل کرنے کے لئے بھنویں اکھاڑنا یا باریک کرنا جائز نہیں۔ حدیث میں ان پر لعنت بھیجی ہیں۔ (33)

مفتی عبدالقیوم ہزاوی: امام ابو یوسفؒ کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "بھنویں اور چہرے کے بال اکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ ہجڑوں سے مشابہت نہ ہو"۔ (34)

ان سب اقوال سے یہ بات توثابت ہو گئی کہ بھنووں کہ علاوہ چہرے کہ دیگر بال نمص کہ حکم میں داخل نہیں ان کہ ہٹانے میں کوئی حرج نہیں البتہ بعض علماء نے احتیاط کہ طور پر انہیں بھی اکھاڑنے کہ بجائے کوئی دوسر طریقہ اختیار کرنے کہ لئے کہا۔اور بھنویں بنانے کہ بارے میں صرف کچھ مخصوص لوگوں کو اجازت دی گئی بظاہر یہ تو بہت معمولی چیز ہے لیکن مستقبل میں اس کے نتائج بہت سنگین ہیں اسلئے ان حدود پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے۔

خلاصہ بحث:

1) شادی شدہ عورتوں کا آئی برو بنانا اور چہرے کے بال کم کرنا جائز ہے، اگرچہ فقہاء کرام نے کہا ہے کہ اگر شوہر کی فرمائش اور مطالبہ پر کیا جائے تو جائز ہے ورنہ ممنوع وحرام، لیکن بظاہر ہمیں یہ شرط بے سود لگتی ہے کیونکہ کبھی حرام کام شوہر کی اجازت سے حلال نہیں ہو سکتا، اگر یہ تبدیل فی خلق اللہ ہے تو شوہر کی اجازت سے بھی ہو گا۔

2) غیر محرم کے لئے بھنویں بنانا اور بغیر پردہ زیب وزینت اختیار کرنا تبرج فی الجاہلیہ میں شمار ہوتا ہے لہذا یہ ہر صورت میں ممنوع ہو گا۔

3) بعض فقہاء کرام کا بال ہٹانے کے بعض طریقوں کو جائز اور بعض طریقوں کو ممنوع قرار دینا نا قابل فہم ہے جیسا کہ حنابلہ کا موقف ہے، کیونکہ نتیجۃ دونوں برابر ہیں۔

4) بعض فقہاء کا یہ کہنا کہ اگر بال اکھاڑنا باعث تکلیف ہو تو وہ منع ہے ورنہ جائز ہے، یہ تفریق بھی غیر مہم ہے، کیونکہ یہ تکلیف معتاد ہے، صرف چہرہ نہیں بلکہ جسم کے کسی بھی حصہ سے بال اکھاڑنا باعث تکلیف ہے، صرف چہرہ یا بھنووں سے خاص کرنا غیر قابل فہم ہے، یہ تکلیف معمولی ہوتی ہے جو شریعت کے حکم عام زیب وزینت کے حکم سے متصادم نہیں۔

5) مالکی فقہاء کا عام عورتوں کیلئے جواز جبکہ بیوہ اور یا ایسی عورت جس کا شوہر گم ہو چکا اس کیلئے ممنوع قرار دینا کسی حد تک درست ہے، لیکن اگر بیوہ یا مطلقہ عورت دوبارہ نکاح کی رغبت رکھتی ہے تو اس کیلئے بناؤ سنگھار کرنا مطلوب ہے تا کہ پھر سے وہ اپنا گھر بسا سکے، اور ایک عزت کی زندگی پائے۔ عام حالتوں میں نکاح کرنا سنت ہے اور بعض حالتوں میں فرض اور واجب بھی، ہمارے زمانہ میں بسا اوقات حالات کے پیش نظر فرض یا واجب بھی ہو سکتا ہے، لہذا اس میں حائل رکاوٹیں دور کرنا بھی لازمی ہو گا، اگر ان بالوں کی وجہ سے رشتہ میں رکاوٹ نظر آ رہی ہے تو کنواری عورت کیلئے بھی بال اکھاڑنا جائز نہیں بلکہ مستحسن ہو گا۔

6) بعض فقہاء کا بوجہ تدلیس (دھوکہ دہی) ممنوع قرار دینا درست عمل ہے، لیکن بھنووں کو درست کرنا یا بکھرے ہوئے بالوں کو

سنوارنے میں دھوکہ دہی کیسے ہوگی یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے، البتہ بناؤ سنگھار کے مبالغہ کو تدلیس کی وجہ سے منع قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات اس سے عورت کی شکل وصورت اس طرح مختلف ہو جاتی ہے جسے پہچاننا دشوار ہوتا ہے۔

7) بعض فقہاء کا معمولی بالوں کو ہٹانا جائز قرار دینا اور اس میں مبالغہ آرائی کو ممنوع قرار دینا درست ہے، بعض خواتین مکمل طور پر بھنوں کے بالوں کو ختم کر کے وہاں ایک نشان لگا دیتی ہیں یا بہت ہی باریک کر دیتی ہیں، ایسا کرنا یقینا ممنوع اور حرمت میں داخل ہے۔

8) اس کے علاوہ چہرے کہ دیگر بال ہٹانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر داڑھی مونچھ نکل آئے تو ان کا نہ صرف ہٹانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے، کسی بھی طریقہ سے انہیں ہٹایا جا سکتا ہے۔

9) عورتوں کیلئے بناؤ سنگھار کرنا مطلوب و مستحسن عمل ہے، مردوں کو اس سے بچنا لازم ہے۔

References

---

(1) Surah Al-Tin: 95/4.
(2) Al-Araf: 7/32.
(3)Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Sahih Bukhari, Dar Touq Al-Najat, Damascus, edition 1, 1422 AH, Book Interpretation of the Qur'an, Chapter what the Messenger has given you, 6/147, Hadith 4886/Naysaburi, Muslim Bin Al-Hajjaj, Sahih Muslim, Dar Ahyal, Al-Turath Al-Arabia, Beirut, Kitab Al-Libas Wa'l-Zinah, Chapter, Tahrim Al-Wasilah Hadith 2125, 3/1678.
Abu Dawood, Suleiman Ibn Ash'ath, Sunan Abi Dawood, Maktabah Asriya, Sidon, Beirut, Lebanon, Kitab
(4) Al-Tarajjul, Chapter on Silat Al-Shier, Hadith 4170, 4/78.
(5)Jouhari, Ismail Bin Hammad, Abu Nasr, Al-Sahah Taj Al-Lughah, Darul Ilm Lilmalayin, Beirut, Lebnon, 4th edition, 1997 AD, Madata Nams: 3/1060.
(6)African, Muhammad Bin Mukarram, Ibn Manzur, Lisan Al- 'Arab, Dar Sadir, Beirut, Lebanon, 3rd edition, 1414 AH, Madata Nams: 7/101.،
(7)Ibn Njeim, Zainuddin Bin Ibrahim, Al-Bahr ar-Ra'iq, Sharh Kanzul Daqa'iq, Volume 6, Darul Kitab Al-Islami, Pg 88.
(8)Abul-Hassan Ali Bin Muhammad, Al-Hawi Al-Kabeer, Volume 2, Darul Kutub Al-Ilmiyya, Beirut,1419 AH, 1999 AD, Pg 257.
(9)Abu'l- 'Abbas Shihab-ad-Din Ahmad, Al-Dakhira lil-Quarafi, Volume 2, Darul Gharab Islami, Beirut, 1994 AD, Pg 314.
(10)Imam Abi Bakar Ahmed Bin Muhammad, Al-Wuquf Al-Tarajjul, volume 1, Darul Kutub Al-Ilmiyya, 1415 AH, 1994 AD, Pg 157.
(11)Al-Mughni, Abdullah Bin Ahmad, Volume 1, Maktaba Al-Qahirah 1388 AH, 1968 AD, Pg 70.
(12)Abi Dawood Suleiman Bin Al-Ash'ath, Sunan Abi Dawood, 1430 AH, 2009 AD, Kitab Al-Tarajjul, Chapter Silat Al-Shier, Hadith 4170, 4/245.
(13)http://jang.com.pk/news/62594
(14)Also.
(15)http://jang.com.pk/news/625944
Al-Tahtawi, Ahmad Bin Muhammad, Hashiyata Al-Tahtawi 'Ala Maraqi Al-Falah Sharah Noor Al-Idah.
(16) Darul Kutub Al-Ilmiyya, Beirut, Lebanon, 1418 AH, 1997 AD, Pg 526.
(17)Al-Barnhaburi, Nizam-ud-Din, Fatawa Hindiyyah, Volume 5, Darul Fikr, 2nd edition, 1412 AD, 1992 AD, Pg 373.
(18)Ibn Abedin Radul Muhtar 'Ala Darul Mukhtar, Volume 6, Darul Fikr, Beirut, 2nd edition, 1412 AH,

---

1992 AD, Pg 373.
(19)Ibn Abedin Radul Muhtar 'Ala Darul Mukhtar, Volume 6, Darul Fikr, Beirut, 2nd edition, 1412 AH, 1992 AD, Pg 373.
(20)Adawi, Abul-Hasan, Hashiyata 'Ala Kifayat Al-Talib, Volume 2, Darul Fikr, Beirut, 1414 AH, 1994 AD, Pg 459.
(21)Imam Abi Ahmad Bin Muhammad Al-Khallal, Al-Wuquf Al-Taajil min Msail Imam Ahmad, Darul Kutub Al-Ilmiyya, 1415 A.H, 1994 AD, Pg 156.
(22)Imam Abi Ahmad Bin Muhammad Al-Khallal, Al-Wuquf Al-Taajil min Msail Imam Ahmad Darul Kutub Al-Ilmiyya, 1415 A.H, 1994 AD, Pg 156.
(23)Abu Muhammad Abdullah Bin Ahmad, Al-Maghni Al-Ibn Qadla, Volume 1, Maktaba Al-Qahirah, 1388-1389 AH, 1968
(24) Baghdad Ali Ibn Jaad, Musnad Ibn Jaad, Musas Nader, Beirut, 1st edition, 1990 AD, Hadith 451, Pg 80.
(25)Mohsin, Abdullah Al-Kabeer, Profissor Dr. Mutarjim, Tofiq Al-Bari, Sharah Sahih Bukhari, Volume 9, Muhammad Sarwar Asim, 2012 AD, Pg 604.
(26)Misri Darul Ifta, Ashaar no 270, Rabi'Al-Akher 3, 04/20/2005.
(27)Hazrat Maulana Mufti Aziz-ur-Rahman Sahib Usmani, Fatawa Darul Uloom Deoband, Volume 16, Maktaba Darul Uloom Deoband, 2016 AD, Pg 249.
(28)Hazrat Maulana Yousuf Ludhyanvi Shahid, Ap Kay Masail or Unka Hal, Volume 8, Maktaba Ludhyanvi, 1st edition 1989 AD Pg 347.
(29)Hazrat Mufti Raza-ul-Haq Sahib, Fatawav Darul Alam Zakariyya, volume 7, 1st edition 1437 AH, 2016 AD, Zam Zam Publisher Karachi, 2nd edition May 2016 AD, Maktaba Ashrafia Deoband, Bombay, 3rd edition 2018, Pg 317.
(30)Mufti Abdul Qayyum Sahib, Mahmoud Fatawa, Volume 7, Muktaba Mahmudiyah Mahmoud Nagar Dabhil Gujarat,Pg 582-585 and 586.
(31)Mufti Muhammad Taqi Usmani Sahib, Fatawa Usmani, Volume 4, Maktaba Maariful Qur'an Karachi, new edition, 1438 AH, 2016 AD, Pg 429-431.
(32)Mufti Rashid Ahmad Sahib, Ahsanul-Fatawa, volume 8, Educational Press Karachi, 4th edition, 1425 AH, Pg 75-76.
(33)Fatawa no 144205201552, Darul-Iftaa, Jamia Uloom-ul-Islamiyyah, Allama Muhammad Yousuf Banuri Town Karachi, 28 Jamadi-ul- Akhir, 1442 AH, February 11 February 2021

Hazarvi, Mufti Abdul Qayyum, Zumrah Jadid Fiqhi Masail, 21 Novembar, 2012 AD.(34)